

كَشَّافُ الْغَمِّ مَنْ أَحَادِيثِ النَّبِيِّ الْمُحْتَشَمِ
غَمُّو كُو دُو ر كَرْنِ وَا لِي حُضُورِ نَبِيٍّ مُحْتَشَمِ كِي أَحَادِيثِ

أربعين غلامِ نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف :-

مولانا احسان اللہ قادری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله وآل واصحاب رسول الله. اما بعد!
اس رسالہ میں ۴۰ احادیث مبارکہ جمع کی گئی ہیں جو دل میں رقت پیدا کرنے والی ہیں، ان کی
شرح کے لیے میرے سامنے یہ تین شروحات رہی ہیں، ملا علی قاری کی مرقاة المفاتیح
، علامہ طبیبی کی الکاشف عن حقائق السنن، مفتی احمد یار نعیمی رحمۃ اللہ علیہم کی
مرآة المناجیح۔ اکثر ان کا خلاصہ ذکر کیا ہے تاکہ عوام کی زبان میں ہی یہ باتیں ان تک
پہنچیں، ابتداء چند احادیث میں زیادہ دینی مدارس کے طلباء کے لیے لکھا ہے بعد میں سب ہی
کے لیے مفید باتیں لکھی ہیں دنیا کی محبت ہی تمام پریشانیوں کی وجہ ہے اس لیے اس کا نام
کَشَّافُ الْغَمِّ مِنْ أَحَادِيثِ النَّبِيِّ الْمُحْتَشَّمِ

ؑ (غموں کو دور کرنے والی حضور نبی محتشم کی احادیث) رکھا ہے اور مختصر نام

(اربعین غلام نبی ﷺ) رکھا ہے

اللہ تعالیٰ اسے اُمّتِ مصطفیٰ کے لیے نفع بخش بنائے میرے لیے، میرے والدین اور میرے
اساتذہ کے لیے اسے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

(۱) عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ
فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفِرَاحُ

(رواہ البخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: دو
نعمتیں ایسی ہیں جن کی اہمیت سے اکثر لوگ غافل ہیں ۱۔ صحت ۲۔ فراغت

فوائد :-

غَبْنَ الرَّجُلُ : کا مطلب ہوتا ہے آدمی کے سامنے سے ایسے گزر جانا کہ نہ وہ دیکھے نہ اسے علم ہو۔

لوگ بھی ان دو کے معاملے میں ایسے ہی ہیں کہ صحت کے ساتھ وقت گزرتا جا رہا ہے اور انھیں اس کا احساس ہی نہیں۔

۱۔ لوگوں کو صحت کی قدر نہیں حالانکہ صحت مند آدمی جیسے عبادت کر سکتا ہے کمزور یا بیمار آدمی کبھی ویسی عبادت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ عبادت کے لیے علم کا ہونا ضروری ہے اور جو ان آدمی تو علم حاصل کرنے کے لیے آٹھ سال درس نظامی پھر دو سال مفتی کورس کے لیے دے سکتا ہے، مگر بڑی عمر کے شخص کے لیے اتنا وقت نکالا مشکل ہوتا ہے۔ الا ماشاء اللہ (یعنی جسے اللہ چاہے اس کے لیے مشکل نہیں ہوتا) بہت سے ایسے لوگ ہیں جو بڑی عمر میں دین کی طرف آئے اور اللہ تعالیٰ نے ان سے بہت سا اپنے دین کا کام لیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قبول فرمائے۔

۲۔ اکثر لوگ اپنی عمر فضولیات میں گزار دیتے ہیں اور پھر آخری عمر میں نادم ہوتے ہیں کہ کاش عمر کا یہ طویل عرصہ ہم نے اللہ کی عبادت اور اس کو راضی کرنے کے لیے خرچ کیا ہوتا۔ اگر یہ ندامت موت سے پہلے ہو گئی تو پھر بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ہو ہی جائے گا، اگر مرنے کے بعد قیامت میں ندامت ہوئی تو وہاں اس ندامت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

”ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ“ (ترجمہ : وہ ہمارا اور نقصان ظاہر ہونے کا دن ہے)

(۶۴، التغابن، ۹)

رسول اللہ نے ارشاد فرمایا :

ليس يتحسر اهل الجنة الا على ساعة مرت بهم ولم يذكروا الله فيها

اہل جنت صرف اس وقت پر حسرت کریں گے جو انہوں نے اللہ کے ذکر کے بغیر گزارا ہوگا۔
۳۔ انسان صحت مند بھی ہو اور فکر معاش سے بھی خالی ہو تو یہ وقت ہرگز ضائع نہ کرے، بلکہ اپنا تمام وقت عبادات اور دین کے کاموں میں خرچ کرے۔ میرے خیال میں جب انسان پڑھ رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس بہت سا وقت بھی ہوتا ہے اور معاشی پریشانی بھی نہیں ہوتی

کیونکہ اس وقت اس کے ماں باپ اس پر مال خرچ کرتے ہیں۔ لہذا دینی مدارس کے طلباء کرام کو چاہیے کہ وہ اس وقت میں بہت کچھ لکھ لیں، مثلاً جو کتاب بھی پڑھیں اس کی شرح لکھ دیں ورنہ کم از کم اس پر حاشیہ تو ضرور لکھ دیں۔ یا اس کتاب اور حواشی کا ترجمہ کر دیں تو یہ اردو میں شرح تیار ہو جائے گی۔ اس طرح وہ درس نظامی کے دوران ہی اتنا کچھ لکھ لیں گے کہ وہ ایک اچھے مصنف بن چکے ہوں گے اور اس طرح ان کا دل بھی پڑھائی میں لگے گا۔ کیونکہ انہیں معلوم ہو گا کہ جو آج ہم لکھ رہے ہیں کل لوگوں کے سامنے آجائے گی اور میرے لیے صدقہ جاریہ ہو گا۔

۴۔ عام لوگ جو باقاعدہ مدرسے میں نہیں پڑھتے انہیں بھی چاہیے کہ وہ ضروری علم حاصل کریں، اور اس کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر بات وہ مستند علماء کرام سے پوچھ پوچھ کر کریں۔ انشاء اللہ ان کے پاس بھی بہت سا علم جمع ہو جائے گا۔

۵۔ روزانہ کا معمول بنائیں کہ میں نے اتنی مرتبہ کلمہ شریف، لیس شریف، درود شریف، وغیرہ پڑھنا ہے۔

۶۔ اس کے علاوہ جب باہر نکلیں تو لوگوں کو نیکی کی باتیں بتائیں اور ان کی اصلاح کی کوشش کریں اس کی بہت فضیلت ہے مگر یاد رکھیں ہرگز عقائد کی باتوں پر بحث نہ کریں، کیونکہ اس میں تھوڑی سی غلطی سے بھی ایمان سے خارج ہونے کا خطرہ ہے۔ آپ نماز، روزہ، وضو

، غسل کے مسائل پر بحث کریں، یا اس پر بحث کریں کہ مسلمانوں کی حالت کو کیسے بہتر کیا جاسکتا ہے اور کیسے مسلمان ساری دنیا پر غالب آسکتے ہیں۔

۷۔ اپنا وقت ضائع کرنے کے بجائے علماء کرام کے بیانات سہیں یا ان کی لکھی ہوئی اصلاحی کتب پڑھیں اور اگر ان کی مجلس نصیب ہو تو یہ بہت اچھا ہے، ورنہ مفتیان کرام کو خطوط لکھ کر ان سے دینی مسائل پوچھتے رہیں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون (علم والوں سے سوال کرو اگر تمہیں کسی بات کا علم نہیں ہے)۔

۸۔ انسان جو مال کاروبار میں لگاتا ہے اس کو اس المال کہتے ہیں ماور ہر انسان چاہتا ہے کہ اسے اس کے اس المال کے علاوہ کچھ نفع بھی ملے۔ مسلمان کا اس المال صحت اور فراغت ہیں اسے چاہیے کہ انہیں درست طریقے سے استعمال کرے تاکہ وہ خسارے سے بچے اور دنیا اور آخرت میں اس المال سے نفع حاصل کرے۔

امیر اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (اگر جواب الجواب ہی لکھتے رہیں گے تو آپ کا وقت ضائع ہوگا) اور آپ کرنے کے کام سے محروم ہو کر نہ کرنے کے کام میں جا پڑیں گے (علم و حکمت کے ۱۲۵ مدنی پھول، ص ۸۷، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی) حضرت کے اس جملے سے حاصل ہونے والے فوائد :-

یعنی آدمی جب نہ کرنے والے کام کرنے مشغول ہوتا ہے تو کرنے والے کاموں سے محروم ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک طالب علم جب کھیل کود، یا اپنی وضع کو سنوارنے میں لگا رہے گا، یا مال جمع کرنے میں لگا رہے گا تو یقیناً وہ کسی علمی مقام کو حاصل نہیں کر سکے گا۔ اگر ایک آخرت کا مسافر اپنی دنیا کو جمع کرنے میں لگ جائے گا تو یقیناً وہ اپنی آخرت کی منزل کو نہیں پاسکے گا۔

اگر ایک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشق ان کے طریقوں کو چھوڑ دے گا تو پھر غیروں

کے طریقوں کو اپنالے گا۔

ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ اس وقت ہمارا کرنے کا کام ہے کیا۔؟؟ جب معلوم ہو جائے پھر اس پر ہی ساری توانائیاں خرچ کریں۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کو ستو پھانکتے دیکھا تو سوال کیا کہ آپ روٹی کیوں کھاتے۔؟؟ انھوں نے جواب دیا کہ۔ "میں نے روٹی کھانے اور ستو پھانک کر گزارہ کرنے میں ۹۰ تسبیحات کافرق پایا ہے (یعنی جتنی دیر میں روٹی چبائی جاتی ہے، میں نے ستو پھانک کر اتنی دیر میں ۹۰ تسبیحات پڑھ لیتا ہوں) چنانچہ چالیس سال ہو گئے، میں نے روٹی نہیں چبائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان دو نعمتوں کی قدر عطا فرمائے۔ (آمین)

(۲) عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إَصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَا يَرْجِعُ (رواہ مسلم)

رسول اللہ نے فرمایا اللہ کی قسم دنیا آخرت کے مقابلے میں اتنی بھی نہیں جتنا تم میں سے کوئی ایک اپنی انگلی سمندر میں ڈالے اور پھر دیکھے کہ وہ انگلی کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے فوائد :-

۱۔ واللہ : اللہ کی قسم اٹھا کر بات کی تاکہ حکم اور متحقق ہو جائے۔

۲۔ مثال دے کر سمجھانے سے بات خوب سمجھ میں آتی ہے میری گزارش ہے دین کے طلباء کرام سے کہ وہ ابھی سے اس پر مستقل محنت شروع کر دیں تاکہ انھیں عام لوگوں کو آسان انداز میں سمجھانا آجائے۔ اگر آپ عام لوگوں کے سامنے بھی منطق، فلسفہ، بلاغت، وغیرہ کی باتیں کریں گے تو وہ آپ کی باتیں نہیں سمجھ سکیں گے۔ اگر آپ اس مثال پر غور کریں تو آپ کو

معلوم ہوگا کہ یہ مثال ایک معصوم بچہ بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے اور اسی سال کا بوڑھا بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تبلیغ دین کی حکمتیں نصیب فرمائے۔

۳۔ دنیا کی نعمتیں محدود ہیں مثلاً جوانی ہے تو فقط بیس سال کے لیے اس کے بعد ختم، صحت ہے تو زیادہ سے زیادہ ۵۰ سال تک اس کے بعد کوئی نہ کوئی درد ساتھ رہتا ہی ہے، اس لیے ان عارضی لذتوں کو ترک کریں اور ہمیشہ کی لذتوں کی فکر کریں۔

۴۔ جنت کی نعمتیں ہمیشہ کی ہیں نہ وہاں دکھ، نہ پریشانی، نہ کبھی جوانی ختم ہوگی، نہ کبھی بڑھاپا آئے گا، نہ ہی وہاں پیشاب کریں گے، نہ ہی پاخانہ کریں گے، صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر جو ہم کھائیں گے اس کا کیا ہوگا۔۔۔۔۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خوشبودار پسینہ آئے گا جیسے کستوری ہوتی ہے اور خوشبودار ڈکار آئیں گے، اور کھانا ہضم ہو جائے گا۔ اس لیے دنیا کی فکر چھوڑیں، جنت کی فکر کریں۔

۵۔ دنیا کی نعمتیں مل بھی جائیں پھر بھی بہت سی پریشانی ساتھ ہی رہتی ہیں مثلاً اگر کسی کے پاس مال ہے مگر صحت نہیں تو وہ پریشان ہے، اگر کسی کے پاس مال اور صحت ہے مگر اولاد نہیں تو وہ پریشان ہے، اگر کسی کے پاس مال، صحت اور اولاد بھی ہے، مگر اولاد نافرمان ہے تو وہ پریشان ہے، اگر کسی کے پاس مال، صحت، فرمانبردار اولاد ہے مگر اس کا رنگ سیاہ کالا ہے تو وہ پریشان ہے، یا اگر سب کچھ ہے مگر سر گنجا ہے، یا آنکھیں بھینگی ہیں، یا قد چھوٹا ہے، یا زبان اٹکتی ہے، غرض کہ کوئی نہ کوئی پریشانی رہتی ہی ہے اس لیے اس دنیا کو منزل بنانا ہی نہیں چاہیے بلکہ آخرت ہی کو منزل بنانا چاہیے جس میں کوئی پریشانی نہیں بلکہ سکون ہی سکون ہے۔

۶۔ دنیا کی نعمتیں نہ ملیں تو پریشان نہیں ہونا چاہیے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ

جملہ یاد کرنا چاہیے :

لَا عِشَاشَ إِلَّا عِشَاشُ الْآخِرَةِ

(زندگی تو فقط آخرت ہی کی ہے)

۷۔ اس زندگی کے لیے محنت کریں جس میں ہمیشہ رہنا ہے وہاں موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور اعلان کیا جائے گا اے اہل جنت ہمیشہ رہو اور اے اہل جہنم ہمیشہ رہو۔ اب کسی پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ کیا ہم نے اس زندگی کے لیے کچھ تیار کیا یا فقط یہی دنیا ہی جمع کرنے میں لگے ہیں

-

یا اللہ ہمیں آخرت کی تیاری کی توفیق عطا فرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ (آمین)
(۳) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدِي أَسْكَ مَمِيَّتٍ قَالَ: أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ هَذَا لَهُ، بِدَرِّهِمْ، فَقَالُوا: مَا نُحِبُّ أَنَّه لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ: وَاللَّهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ (رواه مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چھوٹے کانوں والی مردہ بکری کے پاس سے گزرے اور فرمایا تم میں سے کون پسند کرے گا کہ یہ وہ ایک درہم میں خریدے، سب نے عرض کی، ہم اس کو کسی معمولی سی چیز کے عوض بھی خریدنا پسند نہیں کرتے، رسول اللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنی یہ تمہارے نزدیک حقیر ہے۔

فوائد:-

أَسْكَ: بتشديد الكاف ای صغیر الاذن او عذیبھا اور مقطوعھا

أَسْكَ: چھوٹے کانوں والی یا جس کے کان نہ ہو یا جس کے کان کٹے ہوئے ہوں۔

۱۔ اللہ کے نزدیک جب دنیا ایک مردہ بکری سے بھی زیادہ ذلیل و حقیر ہے تو ہم کیوں اسی دنیا کو منزل سمجھ بیٹھے ہیں۔ ہم بھی فقط اس کو اتنی ہی اہمیت دیں جتنی ایک حقیر و ذلیل چیز کو دی جاتی ہے۔

۲۔ اگرچہ کسی شخص کو دنیا کی تمام لذتیں میسر ہوں تو بھی یہ اتنی ہی حقیر ہے اور اگر کسی کو

اس کی لذتیں نہیں ملی تو پریشان نہیں ہونا چاہیے کہ ہمیں اس حقیر و ذلیل دنیا کی عارضی لذتیں نہیں ملی، بلکہ پریشان اس بات پر ہونا چاہیے کہ میری آخرت کی تیاری میں کچھ کمی آگئی ہے۔ جیسے میں نے آج نماز کیوں نہیں پڑھی، یا آج میں نے قرآن کریم کی چند آیات مع تفسیر کیوں نہیں پڑھی۔

۳۔ آج ہمیں ضرورت ہے کہ ہم لوگوں میں دنیا سے بے رغبتی پیدا کریں خصوصاً طلباء، علماء ہیں ماور تمام دینی لوگوں میں کیونکہ بعض عارفین فرماتے ہیں دنیا پرست کو ہزاروں مرشد بھی ہدایت نہیں دے سکتے کیونکہ وہ اگر دین کا کام بھی کرے گا، تو بھی ہزاروں فاسد خواہشات اس میں شامل ہوگی اور اگر دنیا سے بے رغبت شخص دنیا کا کام بھی کرے گا تو اس کو مطمع نظر آخرت ہی ہوگی۔

(۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا: دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔
فوائد:-

۱۔ یہ دنیا اس لیے مومن کے لیے جیل ہے کیونکہ مومن کے لیے آخرت میں ہمیشہ رہنے والی نعمتیں، جنت، حوریں، محلات وغیرہ ہیں اور دنیا میں تو اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں یہاں کی خوشی عارضی اور غم دائمی، یہاں چند سال کا توانا جسم، پھر بڑھاپے کی جھکی کمر، چند دن کا لوگوں کا ہجوم، پھر رُلا دینے والی بڑھاپے کی تنہائی، میں نے خود جوانی میں بہت مضبوط لوگوں کو بھی بڑھاپے میں روتے دیکھا اللہ تعالیٰ اس رونے سے بچائے اور ہمیں اپنی محبت میں رونا نصیب فرمائے، اور اس دنیا کی قید کو اپنے اطاعت میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہمارے

لیے جنت ہو جس میں ہر قسم کی قید سے آزاد ہوں گے۔

۲۔ اس لیے بھی مومن کے لیے دنیا قید خانہ ہے کیونکہ دنیا میں اس پر پابندیاں ہی پابندیاں ہیں، شراب نہ پیو، حرام سے بچو، زنا نہ کرو، کسی غیر محرم عورت کی طرف نہ دیکھو، اپنی نفس کی پیروی نہ کرو، ہر بات میں شریعت کی پابندی کرو، وغیرہ وغیرہ۔

۳۔ کافر کے لیے دنیا جنت اس لیے ہے کہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے زنا، شراب، سود، جوا، حرام، وغیرہ کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور مال بھی اس وقت ان کے پاس زیادہ ہے۔ مگر اس پر پریشان نہیں ہونا چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لیے دنیا ہے تمہارے لیے آخرت ہے۔

۴۔ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے دنیا کی شہوات و لذات کو چھوڑا وہ

جیل میں ہے اور جس نے ان لذات کو نہیں چھوڑا اس کے لیے یہ دنیا کہاں جیل ہے۔؟

۵۔ جب حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے تو ہاتھ غیبی سے آواز آئی:

اطلق داؤد من السجن (داؤد طائی جیل سے آزاد ہو گے)

۶۔ جب کوئی اپنے محبوب سے دور ہو، اور اس کی ملاقات کا صرف ایک ہی راستہ ہو اس کی موت تو ہر ایک محب ضرور یہ چاہے گا کہ اسے آج ہی موت آجائے اور محبوب کا دیدار ہو جائے رسول اللہ نے فرمایا: تم ضرور اپنے رب کو دیکھو گے جیسے تم اس چودھویں رات کے چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اسی لیے اولیاء اللہ دنیا میں قید خانہ کی طرح ہی رہتے ہیں۔

ایک بزرگ نے فرمایا: یا اللہ مجھے قیامت میں یہ عذاب نہ دینا کہ مجھے تو اپنے دیدار سے محروم کر دے، ذرا سوچیں تو کہ کسی محبوب کا چہرہ پھیر لینا کتنا دردناک ہوتا ہے۔ ایک بار ایک صحابی، رسول اللہ کے پاس آئے تو آپ نے اپنا چہرہ پھیر لیا اس صحابی کی تو جیسے جان ہی نکل گئی ہوں کہ جس محبوب کے لیے میں نے جان کی بھی پرواہ نہ کی اور جہاد پر جانے کے لیے جسم پر تلوار لٹکا کر

آیا اسی نے مجھ سے چہرہ پھیر لیا۔

صحابہ جب کوئی ایسا کام کرتے جو رسول اللہ کو ناپسند ہوتا تو آپ کے چہرے سے صحابہ پہچان لیتے اور عرض کرتے میرے ماں باپ آپ پر قربان حکم فرمائیں ہم کیا کریں۔ یا اللہ ہمیں اپنی محبت نصیب فرماتا کہ ہمیں تیرے دیدار کا شوق ہو اور ہم اس دنیا کو قید خانے کی طرح گزاریں۔

(۵) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ

مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزِي بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ

بِحَسَنَاتٍ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ

حَسَنَةٌ يَجْزِي بِهَا رِوَاةُ مُسْلِمٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن پر کسی بھی نیکی میں ظلم نہیں فرماتا، اس نیکی کے سبب اسے دنیا میں بھی عطا کیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اسے اس کی جزادی جائے گی، اور کافر تو ان نیکیوں ہی کی وجہ سے کھلایا جاتا ہے، جو وہ اللہ کے لیے کرتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوتی جس کی اسے جزادی جائے۔

فوائد :-

۱۔ اللہ تعالیٰ مومن کے ساتھ فضل کا معاملہ فرماتا ہے دنیا میں بھی اپنے فضل سے اسے دیتا ہے، اور آخرت میں اسے اس کی اعمال کی حقیقی جزادے گا۔ اور کافر کو اس کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیتا ہے تاکہ اس کے ساتھ ظلم نہ ہو کیونکہ اس نے بعض نیک کام تو کیے ہیں فقیر کو کھانا کھلایا، یتیم کی مدد کی، وغیرہ وغیرہ ان کی صحت کے لیے اسلام شرط نہیں جیسے کے مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ آخرت میں کافر کے لیے کچھ بھی نہیں۔

آج کل کے اچھے کاموں کو اس ی پر قیاس کر لیں جو غیور مسلم کرتے

۲۔ مومن کو دنیا میں جو عطا کیا جاتا ہے رزق میں وسعت، بلاؤں سے حفاظت وغیرہ البتہ مومن کو سب کچھ ہی دنیا میں نہیں مل سکتا جیسے کہ آج ہماری خواہش ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً** (النحل: ۹۷) (ترجمہ: ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی کے ساتھ زندہ رکھیں گے)

۳۔ کیسی شرمندگی ہوگی کافر کو قیامت میں جب وہ یہ گمان کیے کھڑا ہوگا کہ میں نے تو بہت سے اچھے کام کیے مگر وہ اس دن اس کے نامہ اعمال میں ہوں گے ہی نہیں مگر اس کے گناہ تو اس کے نامہ اعمال میں ہوں گے ہی یا اللہ تیرا لاکھ بار شکر ہے تو نے ہمیں ایمان کی دولت عطا فرمائی **الحمد لله والعظمة لله والهيبة لله والقدرة لله والكبرياء لله**

یا اللہ ہمیں ایمان پر ہی موت عطا فرما نا خدا را بھائیوں اس ایمان کی دولت کی قدر کروں کہی ایسا نہ ہو کہ یہ دولت مرتے وقت ہم سے چھین لی جائے جو لوگ اسلام کی باتوں پر مذاق کرتے ہیں خوف ہے کہ ان کے ساتھ یہ معاملہ ہو جائے۔

۴۔ دین کی طلب رکھنے والوں کے لیے تو اللہ کا اعلان ہے **(مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ)** (الشوری: ۲۰) (ترجمہ: جو شخص آخرت کی کھیتی کا طالب ہوتا ہے ہم اس کی کھیتی میں مزید اضافہ کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی کا طالب ہوتا ہے نُؤْتِهِ مِنْهَا ہم اس میں سے کچھ اسے دے دیتے ہیں اور اس کے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں رہتا)

اس لیے دین کی لیے ہی اپنی تمام توانائیاں خرچ کریں اگر دنیا کے لیے تمام کوششیں بھی کریں گے تو اللہ نے ارشاد فرمایا **نُؤْتِهِ مِنْهَا** ہم اسے اس میں سے بعض دیں گے عربی زبان میں حرف "مِنْ" کی بہت سی قسمیں ہیں ان سے سے ایک بعضیہ ہے یہاں وہی

ہے۔ خدارا تھوڑی سی محنت کر کے چند قواعد عربی کے ہی جان لیں تاکہ کچھ قرآن تو سمجھ آنا شروع ہو جائے۔

(۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، إِلَّا أَنْ عِنْدَ مُسْلِمٍ: (حُفَّتْ) بَدَل (حُجِبَتْ) ۚ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جہنم کو شہوات سے گھیر دیا گیا ہے اور جنت کو تکالیف سے گھیر دیا گیا ہے۔
فوائد:-

۱۔ متفق علیہ حدیث اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی صحت پر امام بخاری اور مسلم نے اتفاق کیا اور دونوں نے اسے اپنی کتاب میں درج کیا۔ یہ معنا متفق علیہ ہے بخاری شریف میں (حُجِبَتْ) کے لفظ ہیں اور مسلم شریف میں (حُفَّتْ) کے لفظ ہیں۔

۲۔ یعنی جو بھی جہنم میں جائے گا وہ ضرور ان شہوات میں مبتلا ہو گا جن کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے۔ جیسے شراب پینا، زنا کرنا، وغیرہ
۳۔ جو شہوات مباح ہیں وہ اس میں داخل نہیں ہیں۔

۴۔ آپ یوں سمجھیں جیسے جنت اور دوزخ کے سامنے ایک دیوار ہے۔ جنت کے سامنے جو دیوار ہے اس کا نام مکارم ہے یعنی عبادات میں محنت کرنا اور ہمیشہ کرتے رہنا اور گناہوں سے بچنا۔ جو اس دیوار کی ایک ایک اینٹ روزانہ اپنے ذمے سے ہٹاتا رہے گا تو اس کی موت تک یہ پوری دیوار ہٹ چکی ہوگی اور وہ جنت میں چلا جائے گا۔

دوزخ کے سامنے جو دیوار ہے اس کا نام شہوات ہے یعنی شراب پینا، زنا کرنا، غیبت کرنا وغیرہ جو اس دیوار میں سے ایک شراب، زنا یا غیبت والی اینٹ لے کر استعمال کرے گا تو ایک وقت

آئے گا کہ یہ دیوار باکل ختم ہو جائے گی اور یہ سیدھا دوزخ میں چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جنت عطا فرمائے اور جہنم سے بچائے۔

۵۔ جہنم میں عذاب تو بہت سے ہیں ایک عذاب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا کلام ہی نہیں سنے گا آپ سوچیں ایک انسان اپنا عذر پیش کرنا چاہا ہو، یا کوئی اور بات کہنا چاہتا ہو اور دوسرا اس کی بات ہی نہ سنے تو اسے کتنا غصہ آتا ہے۔ یہ بات فقط سمجھانے کے لیے کہی ورنہ اللہ تعالیٰ کی تو شان ہی ارفع و اعلیٰ ہے۔

۶۔ بار بار احادیث میں جنت کا شوق دلایا جاتا ہے وہ ہے ہی ایسی کمال ہمیں بھی اس کا شوق دلانا چاہیے، جنت میں حوریں سے ہم بستری بھی ہوگی صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہم جنت میں اپنی عورتوں کے پاس جائیں گے فرمایا ان الرجل لیصل فی الیوم الی مائة عذراء (ایک جنتی ایک دن میں ۱۰۰ کنواری لڑکیوں کے پاس جائے گا) آپ خود سوچیں کیسی حسین زندگی ہے وہاں کی وہاں ابھری ہوئی چھاتیوں والی ہم عمر لڑکیاں، ساتھ چھلکتے جام،
 إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا وَكَأَسًّا دِهَاقًا

(ترجمہ: بے شک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے، ان کے لیے باغات اور انگور ہوں گے، اور جوان سال ہم عمر دوشیزائیں ہوں گی اور شراب طہور کے چھلکتے جام) (النبأ: ۳۰-۳۴)

ہر طرف سے ہم پر سلام ہو گا لطف تو یہ کہ رب رحیم بھی خود سلام کہے گا۔
 سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ

(فرمایا جائے گا سلام ہو تم پر) (تمہارے) رب رحیم کی طرف) (یس: ۵۸)
 ملائکہ سلام کہیں گے

وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

”ترجمہ: اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے تم پر سلام ہو اس لیے کہ تم دنیا میں صبر کرتے رہے“

آج دنیا میں کوعی مشہور آدمی ہمیں سلام کر دے تو ہم فوراً تصویر بنالیں دکھائیں گے کہ اس نے مجھے سلام کیا تھا کیا اللہ تعالیٰ کے سلام کے لیے ہم یہ تھوڑی سے دنیا کی لذتیں بھی ترک نہیں کر سکتے، صرف اس لیے اپنا بچہ عالم نہیں بناتے کہ کل کھائے گا کہاں سے، افسوس۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جنت کا شوق اور جہنم کا خوف عطا فرمائے۔

(۷) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ

وَعَبْدُ الدِّهْمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعَسَّ

وَانْتَكَسَ وَإِذَا شَيْبَكَ فَلَا انْتِقَشَ، طُوبَى لِعَبْدٍ أَخَذَ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغَبَّرَةً قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي

السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ وَإِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يَشْفَعْ، رَوَاهُ

الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:۔ دینار کا غلام درہم کا غلام، اچھے کپڑے کا غلام ہلاک ہو جائے۔ اگر اسے عطا کیا جائے تو راضی ہوتا ہے اور اگر نہ عطا کیا جائے تو ناراض ہوتا ہے، تباہ و برباد ہو جائے جب کاٹا لگے تو نہ نکلے، خوشخبری ہو اس شخص کے لیے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہو اس کے بال پر اگندہ ہوں، اس کے قدم خاک آلود ہوں، اگر پہرے میں ہو تو پہرے میں رہے اور اگر لشکر کے پیچھے ہو تو لشکر کے پیچھے رہے، اگر وہ اجازت مانگے تو اجازت نہ دی جائے، اگر وہ شفاعت کرے تو قبول نہ کی جائے۔

فوائد :-

۱۔ بہت ہی برا ہے ایسا شخص جو روپے، پیسے کو ہی اپنا آقا سمجھ لیں حالانکہ ایک مسلمان کو تو اللہ اور رسول اللہ کا غلام ہونا چاہیے۔

۲۔ اچھے کپڑے پہنے کی خواہش سے مال کی طلب بڑھے گی، ایک دن سفید، کالا، نیلا، وغیرہ وغیرہ بہت سے کپڑے خریدنے پڑیں گے، اس لیے سنت کو اپنالیں اور ہمیشہ ہی سفید لباس پہنیں اگر آپ کے پاس صرف چار جوڑے بھی ہوں تو زندگی گزر جائے گی، اور جو منع ہیں وہ تو پہننے کی خواہش ہی نہیں ہونی چاہیے جیسے کپڑا اگر ریشمی ہو تو وہ مرد کے لیے جائز نہیں، جو اس دنیا میں ریشم پہنے گا آخرت محروم ہو جائے گا۔

۳۔ دنیا قدر ضرورت کی ہو یہ مذموم نہیں بلکہ جو قدر ضرورت سے زیادہ ہو وہ مذموم ہے۔
۴۔ جب کوئی شخص روپے پیسے کے لیے بہت زیادہ محنت کرتا ہے پھر اس وہ سب کچھ پیسے ہی کو سمجھ لیتا ہے ماں، باپ، بہن، بھائی، دین، مذہب سب بھول جاتا ہے، اگر پیسہ ملے تو خوش ورنہ ناراض۔

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا: اسے کانٹا چبے تو نہ نکالا جائے، یعنی وہ تباہ و برباد ہو جائے یا وہ اکیلا رہ جائے کہ کوئی اس کی مدد کرنے والا نہ ہو، یا ہو سکتا ہے اس سے مراد یہ ہو کہ وہ اکیلا رہ جاتا ہے۔

۶۔ وہ مجاہد بہترین ہے جسے اگر کہا جائے کہ رات کو چوکیداری کرو تو وہ ساری رات جاگتا رہتا ہے اور ایک لمحہ کی بھی غفلت نہیں کرتا، تاکہ مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت ہو اور اگر اسے لشکر کے پیچھے رہنے کے لیے کہا جائے تو بھی خوب بہادری کے ساتھ پیچھے رہتا ہے اس سے نہیں ڈرتا کہ میں پیچھے رہ جاؤں گا۔ اس کے مال کی کمی کی وجہ سے اسے کوئی گھر نہیں بلاتا، بہت غریبی کے باعث اس کی کوئی سفارش ہی قبول نہیں کرتا، اس غریب کے پاس اور کچھ

نہیں فقط اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ اس کا دل کیسا اس کی محبت سے بھرا ہوا ہے اور اخلاص کی دولت اسے کس قدر زیادہ عطا کی گئی ہے۔

لوگ اس کی شفاعت قبول نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو ایسا شخص بہت بڑا شفیع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے ان بندوں میں شامل فرمائے اور شہادت کی موت نصیب فرمائے۔ (آمین)

(۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَوَاللَّهِ لَا الْفَقْرُ أَحْشَىٰ عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَحْشَىٰ عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بَسَطَتْ عَلَىٰ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتَهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكَتَهُمْ مُتَّفِقٍ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں لیکن مجھے تم پر خوف ہے کہ دنیا تم پر پھیلا دی جائے گی جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر پھیلا دی گئی تھی، پھر تم بھی اس میں رغبت کرنے لگو جیسے تم سے پہلے لوگوں نے اس میں رغبت کی، اور وہ تمہیں بھی ایسے ہلاک کر دے جیسے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔ فوائد :-

- ۱۔ مسلمان کا زوال غریبی سے نہیں ہوتا بلکہ اس کا زوال دنیا کی زیب و زینت سے ہوتا ہے اکثر جو لوگ دین سے دور ہوتے ہیں وہ مال ہی کی وجہ سے ہوتے ہیں
- ۲۔ غریبی میں جو کچھ ملتا ہے وہ امیری میں کہا، غریب لوگ مالداروں سے کئی سو سال پہلے جنت میں جائیں گے، غریبوں کو رسول اللہ نے خوشخبری دی کہ دین تم میں رہے گا۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دین غریبوں سے ہی شروع ہوا تھا پھر یہ غریبوں میں ہی آجائے گا۔ آج اگر آپ دیکھیں تو تقریباً تمام حافظ، عالم، مفتی، غریبوں میں ہی ہیں۔ مالداروں کے پاس یہ

عظمتیں کہا کہ وہ انبیاء کے وارث بنیں۔

۳۔ ایک بزرگ نے ایک نوجوان کو دیکھا اس کی ظاہری حالت بہت خراب تھی، ان بزرگوں نے اس نوجوان میں کچھ معرفت کے آثار دیکھے تو اس کے قریب ہوئے اور کچھ روپے اس کے ہاتھ میں پکڑ دیے اور اس نوجوان کو کہا اس سے اپنی حالت بہتر کر لینا۔ اس نوجوان نے کہا میں یہ حالت ہرگز نہیں بدلوں گا مجھے جو اس حالت میں ملتا ہے وہ پھر نہیں ملے گا۔

۴۔ غریبوں کے دل اکثر دکھی ہوتے ہیں حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی یا اللہ تجھے کہا تلاش کروں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے ٹوٹے دل والوں کے پاس تلاش کرو۔

۵۔ اگر ایک دین کا طالب علم جو خوب غریب ہو وہ اللہ تعالیٰ کی محبت پر بیان کریں اور لوگوں کو بتائے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے انسان یہ یہ قربانیاں دے سکتا ہے تو یہ کہتے کہتے ہی اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں گے کیونکہ ان میں سے بے شمار قربانیاں وہ خود دے چکا ہے۔

۶۔ مدارس کے طلباء اکثر بہت غریب ہوتے ہیں، ان کی قربانیوں کو کوئی فراموش نہیں کر سکتا، میں نے ایک لڑکا دیکھا جس کا باپ فوت ہو چکا تھا، اس کے گھر سے اسے کچھ بھی نہیں ملتا، اس کے پاس کپڑے دھونے کا صابن بھی نہیں تھا اس نے یوں ہی کپڑے بالٹی میں ڈالے اور چھت پر ڈال دے پھر وہی کپڑے پہن لیے۔ کچھ کے پاس نہانے کا صابن نہیں ہوتا، بلکہ میرے ایک دوست دو عیدوں پر لگاتار گھر نہیں گیا میں نے اس نے پوچھا کیوں نہیں گھر جا رہے تو اس نے بتایا میرے پاس کرایہ ہی نہیں ہے اور میرا گھر بہت دور ہے۔ ایک بیمار ہو گیا کہی دن یوں ہی لیٹا رہا میں نے پوچھا تو کہا کہ گھر جانا چاہتا ہوں مگر پیسے نہیں ہیں، انھیں اللہ کی محبت کے سوا کس نے روکا ہے کہ تین سال حفظ پھر آٹھ سال درس نظامی اور دو سال تخصص کے لیے دیں، پھر ہر طرف سے طعنہ کے مولوی بنے گا تو کھائے گا کہاں سے، ظلم تو یہ کہ بعض اوقات تو مدرسوں والے بھی کہہ دیتے ہیں ہم تمہیں کھلاتے ہیں کاش ان طلباء کو کوئی اللہ تعالیٰ کی

محبت سکھاتا مگر-----

اقبال نے کیا خوب کہا تھا

ہوتے ہیں مساجد میں صف آراں تو غریب

زعمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب

نام لیتا ہے کوئی ہمارا تو غریب

پردہ کرتا ہے کوئی تمہارا تو غریب

زندہ ہے ملت بیضاء غرباء کے دم سے

(۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ

رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوَّةً وَفِي رِوَايَةٍ كِفَا فَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ نے فرمایا: اے ال محمد کا

رزق بقدر کفایت کر دے۔

فوائد :-

۱۔ آل سے مراد اہل بیت یا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کرنے والے ہوتے ہیں

یہاں اس سے مراد امت محمدیہ کے خاص لوگ مراد ہے جیسے کے مرقاۃ شرح المشکاۃ میں ہے
المراد بالآل خواص اُمتیہ مِنْ اَرْبَابِ الْکَمَالِ (آل سے مراد آپ کے امت کے خواص ہیں جو ارباب
کمال میں سے ہیں) یعنی بہت اعلیٰ درجے کے متقی ان کے پاس بقدر کفایت ہی رزق ہوتا ہے۔

۲۔ رسول اللہ نے خود دعا فرمائی: اللَّهُمَّ مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي وَعَلِمَ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ

هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَقْبِلْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَحَبِيبَ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَعَجِّلْ لَهُ

الْقَضَاءَ۔ رواہ ابن ماجہ والطبرانی (اے اللہ جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے اور

جانے کہ جو میں لایا ہو وہ تیرے نزدیک حق ہے تو اس کا مال اور اولاد کم کر دے اور اس کے

نزدیک اپنی ملاقات پسندیدہ فرمادے اور اس کی موت جلدی آجائے)

۳۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: قَلِيلٌ يَكْفِيكَ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيرٍ يُطْغِيكَ (اتنا قلیل جو تیری بنیادی ضرورتوں کو پورا کر دے اس کثیر سے بہتر ہے جو تجھے نافرمان کر دے)

۴۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ چند لوگ اس ہی کے سہارے کھا رہے ہیں اور یہ بھی اب کمانا چھوڑ دے رسول اللہؐ نے فرمایا: كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقْوَتْ (آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ جس کا رزق اس کے ذمے ہے اسے کھلانا چھوڑ دے)

۵۔ بقدر کفایت کی کوئی مقدار معین نہیں ہر شخص کے اعتبار سے مقدار مختلف ہے۔

(۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزَقَ كَفَافًا، وَقَتَّعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ) رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا: وہ کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا اور اسے بقدر کفایت رزق عطا کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے اس بقدر کفایت رزق پر قناعت کی توفیق عطا فرمائی۔

فوائد :-

- ۱۔ جیسے ایمان، تقویٰ، بقدر ضرورت رزق، اور اس پر صبر یہ چار نعمتیں مل گی اس پر اللہ کا بڑا فضل و کرم ہے وہ کامیاب ہو گیا۔
- ۲۔ قناعت کا معنی یہ کہ جتنا رزق ملا اسی پر قناعت کرتا ہے زیادہ طلب ہی نہیں کرتا اسے معلوم ہے کہ جو مقدر میں لکھا ہے اس سے زیادہ نہیں مل سکتا۔
- اللہ تعالیٰ ہمیں یہ چار نعمتیں نصیب فرمائے۔

(۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَقُولُ الْعَبْدُ: مَا لِي مَالِي، وَإِنْ مَالِهِ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ: مَا أَكَلَ فَأَفْتَى أَوْ لَبَسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَأَقْتَنَى، وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكٌ لِلنَّاسِ "، رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال، حالانکہ اس کا مال صرف تین میں سے ایک ہے ۱۔ جو کھا کر ختم کر دے ۲۔ پہن کر بوسیدہ کر دے۔ ۳۔ یاد دے تو جمع کر دے۔ جو ان کے علاوہ ہے وہ تو جانے والا ہے اور وہ اسے لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔

فوائد:-

- ۱۔ اس حدیث میں لفظ العبد ہے یعنی غلام، غلام جو کچھ بھی کمائے وہ اس کی ملک نہیں بلکہ اس کے مالک ہی کی ملک ہوتا ہے یہ تعجب کی بات ہے کہ ہم اللہ کے غلام ہیں پھر بھی کہتے ہیں میرا مال میرا مال بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ یہ اللہ کا دیا ہوا مال ہے۔
- ۲۔ یعنی وہ شخص تکبر سے کہتا ہے میرا مال میرا مال جیسے آج کل بھی کچھ لوگ کہتے ہیں میرا گھر، میری گاڑی، میرا پلاٹ، وغیرہ وغیرہ۔ تمہارے پاس کیا ہے لوگوں کو ذلیل کرتے ہوئے حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ بلاوجہ شرعی حقارت مسلم حرام ہے۔
- ۳۔ انسان جو مال کھالے ختم، جو مال کپڑے پر لگائے اسے پہنے وہ پرانا ہو جاتا ہے البتہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ ہمیشہ باقی رہتا ہے اس لیے زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے۔

۴۔ باقی مال یہی رہ جائے گا اور بندہ مر جائے گا اگر آگے کچھ پہنچا لیا تو ٹھیک ورنہ آخرت میں کچھ پاس نہیں ہوگا۔

(۱۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ

ثَلَاثَةٌ: فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میت کی پیروی تین چیزیں کرتی ہیں ان میں سے دو لوٹ آتی ہیں ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔ اہل مال اور عمل پیروی کرتے ہیں اہل مال واپس لوٹ آتے ہیں اور صرف اس کے عمل اس کے ساتھ رہ جاتے ہیں۔
فوائد :-

۱۔ رشتہ دار دفنانے جاتے ہیں مال ساتھ جاتا ہے جس کے ذریعے کفن، دفن ہوتا ہے اور دفن کرنے کے بعد صرف عمل ہی ساتھ رہ جاتا ہے یاد رکھیں کبھی مال و رشتہ داروں کے لیے اپنے عمل کو خراب نہ کریں کیونکہ یہ دونوں تو وہاں ساتھ نہیں دیں گے بلکہ وہاں تو عمل ہی کام آئیں گے۔

۲۔ عمل قبر میں ساتھ ہوگا اگر وہ اچھا ہے تو پھر قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ورنہ دوزخ کے گھڑوں میں سے ایک گھڑا۔

(۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا مِمَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالٍ وَارِثِهِ، قَالَ: (فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٍ وَارِثُهُ مَا أَخَّرَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ،

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا :- تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پسند ہو، صحابہ نے عرض کی ہم سب کو اپنے وارث کے مال سے اپنا مال زیادہ محبوب ہے بے شک تمہارا مال وہی ہے جو تم نے آگے بھیج دیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ تو وارثوں کا مال ہے۔

فائدہ :-

۱۔ اس لیے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے مال میں زیادتی کرے اور زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرے اپنے اہل و عیال پر عبادت کی نیت سے خرچ کرے تاکہ اس کا مال زیادہ سے زیادہ آخرت میں جمع ہو جائے۔

۲۔ وارثوں کے لیے چھوڑنے کا کم ہی انسان کو فائدہ ہوتا ہے اکثر ایسے ہوتا ہے کہ باپ کی محنتوں سے کمائی ہوئی دولت اولاد عیاشیوں میں اڑا دیتی ہے۔

۳۔ جو ایک پیسہ بھی ہم خرچ کریں گے ہمیں وہاں ملے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ) (البقرہ ۱۱۰)

(ترجمہ: اور جو تم نیکیوں میں سے آگے بھیج رہے ہو اللہ پاس اسے پالو گے۔)

۴۔ وہ تو اسی دن معلوم ہو گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: عَلِمْتُ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ (الانفطار: ۳)

(ترجمہ: ہر جان جان لے گی تو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا)

(۱۴) وَعَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِيهِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ يَقْرَأُ (أَلْهَاكُمْ التَّكَاثُرُ) (التكاثر: ۱) قَالَ: (يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي، مَالِي، قَالَ: (وَهَلْ لَكَ يَا ابْنُ آدَمَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ، أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ ؟) رَوَاهُ مُسْلِمٌ،

حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں میں حضور نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ پڑھ رہے تھے (أَلْهَاكُمْ التَّكَاثُرُ) (التكاثر: ۱) اور فرمایا ابن آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال، اور فرمایا اے آدمی تیرے لیے صرف

وہ ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا صدقہ کر کے اس باقی رہنے دیا۔

فوائد :-

۱۔ قَالَ تَعَالَى: (مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ) (النحل : ۹۶)

(ترجمہ : جو تمہارے پاس ہے وہ فنا ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے باقی رہے گا)

۲۔ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: (مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ

كَرِيمٌ) (الحديد : ۱۱)

(ترجمہ : کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ کے طور پر قرض دے، وہ اسے کے لیے اس

قرض کو کئی گنا بڑھاتا رہے اور اس کے لیے اجر کریم ہے۔)

(۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْغِنَى

عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا :

امیری بہت زیادہ زمین کا مالک ہونے سے نہیں ہوتی بلکہ امیری و نفس کی امیر ہونے سے ہے۔

فائدہ :-

۱۔ غنی حقیقی تو وہ نفس کا اس پر قناعت کرنا ہے جو اسے اس کے مولیٰ نے عطا فرمایا ہے اور مزید

طلب دنیا کی لالچ سے بچنا ہے۔ مرقاۃ کا یہ جملہ یاد رکھنے کے قابل ہے فَمَنْ كَانَ قَلْبُهُ

حَرِيصًا عَلَى جَمْعِ الْمَالِ، فَهُوَ فَقِيرٌ فِي حَقِيقَةِ الْحَالِ جس کا دل مال جمع کرنے کا لالچی

ہو وہ تو بے چارہ حقیقت میں فقیر ہے۔

۲۔ جس کا دل قناعت کرنے والا ہو اور جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا اس پر صبر و شکر کرنے

والا ہو اسے تو کسی مالدار کی تعریفیں کرنے کی حاجت ہی نہیں جو اسے اللہ تعالیٰ نے دیا وہ اسی پر

راضی ہے اس سے بڑھ کر کون غنی ہے جو اللہ کے دیے پر راضی ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قناعت کی دولت نصیب فرمائے اور صرف اپنا محتاج رکھے کسی نے کیا خوب کہا

ہے
ہی الدنيا اقل من القليل وعاشقها اذل من الذليل

یہ دنیا قلیل سے بھی زیادہ قلیل ہے اور اس کا عاشق ذلیل سے بھی زیادہ ذلیل ہے
۳۔ دل کا غنی تو گزارے کی روزی سے زیادہ طلب نہیں کرتا، وہ اپنے آپ کو دنیا کی طلب میں
نہیں تھکاتا یہاں تک کہ اس کی موت آ جاتی ہے اور دنیا میں قلیل رزق پر ہی گزارا کرتا ہے اور
آخرت میں ثواب عظیم حاصل کرتا ہے۔

۴۔ حدیث شریف میں ہے الْقَنَاعَةُ كُنْزٌ لَا يَفْنَى (قناعت ایسا خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا)

۵۔ قَالَ الطَّبِيبُ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَيُمْكِنُ أَنْ يُرَادَ بِغِنَى النَّفْسِ حُصُولُ الْكِمَالَاتِ
الْعِلْمِيَّةِ وَالْعَمَلِيَّةِ

علامہ طبیب رحمۃ اللہ علیہ الکاشف عن حقائق السنن میں فرماتے ہیں میں کہتا ہوں ممکن ہے غنی
نفس سے مراد کمالات علمیہ و عملیہ کا حصول ہو۔

(۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: (مَنْ يَأْخُذْ عَنِّي هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلْ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ
بِهِنَّ؟) قُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَخَذَ يَدِي فَعَدَّ خَمْسًا، فَقَالَ: (اتَّقِ الْمَحَارِمَ
تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَعْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنْ إِلَى
جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ
الصَّحِيحَ؛ فَإِنَّ كَثْرَةَ الصَّحِيحِ تُمِيتُ الْقَلْبَ) رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو مجھ
سے یہ چند کلمات لے لے خود ان پر عمل کرے یا کسی ایسے کو سکھا دے جو ان پر عمل کرے
‘حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک

وسلم) میں ہوں (جو یہ کلمات آپ سے لوں گا) پھر انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور پانچ چیزیں گنوائی،

۱۔ حرام چیزوں سے بچو، لوگوں میں سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔
۲۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے مقدر میں لکھا ہے اس پر راضی ہو جائے لوگوں میں سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔

۳۔ اور اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو تو کامل مومن ہو جاؤ گے۔
۴۔ لوگوں کے لیے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو تب تم کامل مسلمان ہو جاؤ گے۔

۵۔ زیادہ ہنسنے سے بچو کیونکہ یہ دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

فوائد :-

۱۔ جو خود کسی بات پر عمل نہیں کر سکتا اسے بھی چاہیے کہ وہ کم از کم دوسروں کو تو بتائے تاکہ وہ تو عمل کر سکیں۔

۲۔ بے عمل طلباء و علماء کو بھی چاہیے کہ کم از کم وہ تقویٰ والی باتیں لوگوں کو تو بتائیں تاکہ وہ تو متقی ہو جائیں پھر ان کی دعاؤں سے انشاء اللہ وہ بھی بدل جائیں گے مشہور واقعہ ہے کہ کسی نیک بزرگ نے کسی گناہ گار شخص کو اپنی تبلیغ و نیک صحبت سے نیک کر دیا، بعد میں وہ بزرگ نیک نہ رہے تو وہ شخص جو پہلے گناہ گار تھا اب نیک و متقی تھا اس نے ان کو بڑا فائدہ پہنچایا۔

۳۔ اگر آپ کی وجہ سے کوئی شخص نیک ہو گا تو یقیناً وہ نیک ہونے کے بعد جب بھی دعا کرے گا آپ کے لیے بھی کرے گا کہ یا اللہ جس نے مجھے تیری راہ پر چلا دیا اس پر رحم فرما انشاء اللہ اس کی دعاؤں سے آپ کے دل کی دنیا بھی بدل جائے گی۔

۴۔ حرام سے بچنے سے مراد یہ ہے کہ تمام ان چیزوں سے بچے جن سے شریعت نے بچنے کا حکم

دیا ہے اور ہرگز وہ کام ترک نہ کرے جن کے کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ کیونکہ فرائض کا ترک کرنا حرام، اور گناہ وغیرہ کرنا حرام،

۵۔ سب سے بڑا عبادت گزار وہ ہے جو اپنے فرائض کی پابندی کرے جیسے مراقہ میں ہے اِذْ لَا عِبَادَةَ أَفْضَلُ مِنَ الْخُرُوجِ عَنْ عَهْدَةِ الْفَرَائِضِ، (کیونکہ کوئی عبادت بھی فرائض کی ادائیگی سے افضل نہیں ہے) آج عوام نے فرائض چھوڑ دیے اور نوافل اور مستحب کاموں پر پورا ضرور لگا دیا ہے، جس کے ذمے قضا نمازیں ہیں وہ انھیں نہیں ادا کرتا بلکہ علم حاصل کرنے میں لگا ہے یا بہت بڑی بڑی نفلی عبادات میں لگا ہے۔ یا اس کے ذمے زکوٰۃ ہے یا لوگوں کے حقوق ہے اور وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا بلکہ مدارس اور مساجد بناتا رہتا ہے گھر والوں بیوی بچوں کے حقوق ادا نہیں کرتا فقراء کو کھانا کھلاتا ہے (یہ مراقات میں جو ہے اس کا خلاصہ ہے)

۶۔ وَقَالَ السَّيِّدُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجَبَلِيُّ: اَعْلَمُ أَنَّ الْقِسْمَ لَا يَفُوتُكَ بِتَرْكِ الطَّلَبِ، وَمَا لَيْسَ بِقِسْمٍ لَا تَنَالُهُ بِحِرْصِكَ فِي الطَّلَبِ، وَالْجَدِّ وَالْاجْتِهَادِ،

سید عبدالقادر جبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جان لو! کہ جو تمہارے مقدر میں ہے وہ تمہارے طلب نہ کرنے سے فوت نہیں ہوگا، اور جو تمہارے مقدر میں نہیں وہ طلب میں حرص اور کوشش اور محنت سے تمہیں نہیں مل سکتا۔

۷۔ پڑوسیوں سے اچھا سلوک پر ایک حدیث میں ہے لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقِهِ (کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو) اگرچہ پڑوسی برا بھی کرے تو بھی اس سے اچھا سلوک کرو۔

۸۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہیں وہی دوسرے کے لیے پسند کریں کافر کے لیے پسند کریں کہ یہ مسلمان ہو جائے فاسق کے لیے پسند کریں کہ یہ توبہ کر لے۔ حدیث شریف میں ہے لَا يُؤْمِنُ

أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّهُ لِنَفْسِهِ (کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے)
 ۹۔ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہوتا ہے یعنی پھر تقویٰ کی باتیں اثر نہیں کرتی اللہ تعالیٰ کی محبت و خوف سے آنسو نہیں آتے۔

(۱۷) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ابْنُ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أُمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسَدَّ فَقْرَكَ، وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسَدَّ فَقْرَكَ) رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهٗ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم میری عبادت کے لیے فارغ ہو جائیں تیرے دل کو غنا سے بھر دوں گا، اور تیری غریبی دور کر دوں گا، اور اگر تو یہ نہ کرے گا تو تیرے ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا۔ اور تیری فقیری کو ختم نہیں کروں گا۔

فوائد :-

۱۔ اے انسان تو آدم علیہ السلام کی اولاد ہے اور وہ تو بہت بڑے عبادت گزار تھے تو بھی اب توبہ کر اور اللہ تعالیٰ کے عبادت کے لیے اپنے دل کو خالی کر لے تاکہ تجھے دوران عبادت وہ دنیاوی خیالات نہ آئیں۔

۲۔ جب تو ایسا کرے گا تو میں اللہ تعالیٰ تیرے دل کو علوم و معارف سے بھر دے گا اور تیرے دل اس کے سوا ہر ایک سے غنی ہو جائے گا۔

۳۔ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیری ضروریات کو خود ہی پورا کر دے گا تجھے لوگوں کے پاس نہیں جانا پڑے گا نہ ہی تجھے لوگوں کی محتاجی ہوگی۔

۴۔ اگر تو ایسا نہیں کرے گا یعنی اگر دنیا سے اعراض نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے عبادت کے

لیے وقت نہیں نکالے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے لیے اتنے کام پیدا کر دے گا کہ تو ایک سے فارغ ہو گا دوسرا کرے گا پھر تیسرا پر تیرا بنے گا کچھ نہیں، جیسے آج کل کام کے لیے کبھی کراچی، کبھی لاہور ہر جگہ پھر پھر کر بھی کچھ نہیں بنتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی راہ کا مسافر رکھے۔

(۱۸) وَعَنْ جَابِرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ، وَذُكِرَ آخَرُ بِرِعَّةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَّةِ) (يَعْنِي الْوَرَعَ) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ،

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جو عبادت اور خوب اعمال صالحہ کی کوشش کرتا تھا، اور دوسرے شخص کا ذکر کیا گیا جو گناہوں سے بچتا تھا، حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا فقط عبادت تقویٰ کے برابر نہیں ہو سکتی۔

فوائد :-

۱۔ دو اشخاص کا ذکر کیا گیا ایک بہت عبادت کرتا تھا مگر گناہوں سے بچتا نہیں تھا دوسرا عبادت تو بہت زیادہ نہیں کرتا تھا صرف فرائض، واجبات، سنتوں کو پورا کرتا تھا مگر ہمیشہ گناہوں سے بچتا تھا اس کے لیے رسول اللہؐ نے فرمایا گناہوں سے بچنا افضل ہے صرف عبادت کرنا تو بہت آسان ہے

۲۔ گناہ کو چھوڑنا مشکل ہے اس لیے اس پر خوب محنت کریں تاکہ گناہ چھوڑنے کی عادت ہو جائے اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی یہ عظیم نعمت عطا فرمائے۔

۳۔ مرقات میں ہے :

فَإِنَّ الْوَرَعَ أَفْضَلُ مِنْ كُلِّ خَصْلَةٍ

(بے شک گناہوں سے بچنا ہر خصلت سے زیادہ افضل ہے)

(۱۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ - لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعْظُهُ: " اُغْتَنِمْ حُمْسًا قَبْلَ حُمِسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ،
وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ
قَبْلَ مَوْتِكَ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا،

حضرت عمرو بن میمون الاودی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جان۔ ۱۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو۔ ۲۔ بیماری سے پہلے صحت کو۔ ۳۔ فقر سے پہلے غنا کو۔ ۴۔ مصروفیت سے پہلے فراغت کو۔ ۵۔ زندگی کو موت سے پہلے۔

فوائد :-

- ۱۔ ابھی جو تمہارے حالت ہے اسے مستقبل میں آنے والی حالت سے پہلے ہی غنیمت جان لو، اور اللہ تعالیٰ کی عبادت و رضا مندی میں اسے صرف کرو۔
- ۲۔ جوانی میں خوب عبادت کرنے کی قوت ہوتی ہے جبکہ بڑھاپے میں تو اکثر نماز بھی کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی۔ آج کل تو بعض نوجوان بھی بیٹھ کر نوافل پڑھتے ہیں اس طرح ثواب آدھا ہو جاتا ہے انھیں چاہیے کہ کھڑے ہو کر ہی پڑھیں۔
- ۳۔ اگر کوئی شخص بوڑھا ہے مگر صحت مند ہے تو اسے غنیمت جانے یہ نہ ہو کل بیمار ہو جائے۔
- ۴۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس قدر مال دیا ہے کہ اس میں سے صدقہ، خیرات نکال سکتے ہو تو اسے غنیمت جانو، یہ نہ ہو کہ کل چند پیسے بھی ہاتھ میں نہ رہیں۔
- ۵۔ اگر تم بوڑھے ہو اور بیمار بھی اور تمہارے پاس مال بھی نہیں تو پھر بھی اس وقت کو غنیمت جانو کہ ابھی ذکر و غیرہ کے ذریعے تم بہت سی نیکیاں کر سکتے ہو اگر مر جاؤ تو نیکیوں کو سلسلہ ختم ہو جائے گا رسول اللہ نے فرمایا: مومن کی زندگی خیر ہی ہے اگر مصیبت آئے تو صبر پر ثواب ملتا ہے اگر نعمت ملے تو شکر کرنے پر ثواب ملتا ہے۔

ضروری بات :-

نیکی کا صرف یہ مطلب نہیں کہ ہر وقت نوافل پڑھتا رہے یا ذکر کرتا رہے بلکہ ہر وہ کام جو اللہ کی رضا کے لیے ہو نیکی ہے اس پر ثواب ملے گا۔

ماں باپ کی خدمت اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے ہو، بیوی سے حسن سلوک سنت کی نیت سے ہو، بچوں کی پرورش اچھا مسلمان بنانے کی نیت سے ہو، کاروبار یا نوکری گھر والوں کو حلال کھلانے کی نیت سے ہو، تو یہ بھی نیکی ہی ہے، اکثر بھائی کہتے ہیں کہ ہم کیسے عبادت کے لیے وقت نکالے گھر والوں کو کھلانا بھی ہے۔ یاد رکھیں مسلمان کی نیت ہی سے اسے ثواب ملتا ہے جیسی نیت ویسی ہی جزا کوئی بھی اچھا کام اگر عبادت کی نیت سے کرے تو ثواب ملے گا۔

(۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: " مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلَّا غَنًى مُطْعِيًّا، أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًّا، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُفْسِدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، أَوِ الدَّجَالَ، فَالدَّجَالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةِ، وَالسَّاعَةُ أَذًى هِيَ وَأَمْرٌ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک سرکش کر دینے والے غنا، یا عبادت کو بھی بھولا دینے والے فقر، یا مرض مفسد یا بے عقل کر دینے والے بڑھاپے کا، یا اچانک موت کا، یا دجال کا جو غالب شر ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ یا قیامت کا اور قیامت بڑی ڈرانے والے اور خوفناک ہے۔

فوائد :-

۱۔ یہ بات رسول اللہؐ نے توبیخ کے لیے فرمائی کہ سب اپنے رب کی عبادت کرو گے، ابھی بدن کی قوت تمہارے پاس ہے کل نہیں ہوگی تو کیسے عبادت کرو گے، ابھی فرصت ہے اور تم عبادت نہیں کر رہے کل بہت سی مصروفیات کے ساتھ کیسے عبادت کرو گے۔

۲۔ "إِلَّا غَنَى مُطْغِيًّا" اُئی: جَاعِلُكَ طَاغِيًّا عَاصِيًّا مُجَاوِزًا لِلْحَدِّ

مرقات میں ہے (غنی مطغیا یعنی وہ غنی جو تجھے سرکش 'عاصی اور شریعت کی حدود کو پار کرنے والا) عموماً مال سرکش کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے باغی کر دیتا ہے۔

۳۔ مرض بعض اوقات اتنا شدید ہوتا کہ جسم میں بالکل طاقت نہیں رہتی اس میں عبادت کرنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔

۴۔ بہت ہی زیادہ فقیری ہو کہ بالکل کھانے، پینے کے لیے ہی کچھ نہ ہو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری کو بھولا دیتی ہے۔

۵۔ مفند: (إِنِّي لَا جِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ) (یوسف: ۹۴)

(ترجمہ:) حضرت یوسف علیہ السلام کے والد نے فرمایا تھا) بے شک میں یوسف کی خوشبو پارہا ہوں اگر تم مجھے بڑھاپے کی وجہ سے بہکا ہوا خیال نہ کرو۔

۶۔ جب بالکل عقل ہی کام نہیں کرے گی تو کیا کرو گے تو عبادات میں بھی کثرت سے غلطیاں کرو گے۔

۷۔ خلاصہ یہ کہ ہر شخص کسی نہ کسی چیز کے انتظار میں ہے کہ یہ ہو جائے پھر عبادت کیا کرو گا۔ جیسے داڑھی رکھنے کے لیے بعض نوجوان کہتے ہیں شادی کے بعد رکھیں گے، عام لوگ کہتے ہیں سرکاری نوکری مل جائے پھر اللہ اللہ کیا کریں گے۔ جیسے طلباء کہتے ہیں دورہ حدیث شریف کے بعد خارجی مطالعہ کریں گے۔

بس چاہیے کہ کسی چیز کا انتظار نہ کریں بلکہ جو وقت ہے اس میں دین کا کام کرتے جائیں۔

(۲۱) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا

مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلَّا ذَكَرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ نے فرمایا :
 دنیا لعنتی چیز ہے جو اس میں ہے وہ لعنتی ہے ، سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور جو اس کے قریب
 کر دے یا عالم اور دین کا طالب علم۔
 فوائد :-

۱۔ (إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ) "أَيُّ: مَبْعُودَةٌ مِنَ اللَّهِ لِكُونِهَا مُبْعَدَةً عَنِ اللَّهِ"
 مَلْعُونٌ مَا فِيهَا "أَيُّ: مِمَّا يَشْغُلُ عَنِ اللَّهِ
 (بے شک دنیا لعنتی ہے) یعنی-----

۲۔ جو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیں وہ ملعون نہیں ہیں یعنی نیک اعمال اور افعال قرب
 ۳۔ (علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ الکشف عن حقائق السنن میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں
 فَلَيْسَتْ وَسَائِلُ الْعِبَادَاتِ مِنَ الدُّنْيَا كَأَكْلِ الْخُبْزِ مَثَلًا لِلتَّقْوَىٰ عَلَيْهَا،
 وَإِلَيْهِ الْإِشَارَةُ لِقَوْلِهِ: الدُّنْيَا مَزْرَعَةٌ الْآخِرَةُ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "
 الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مَا كَانَ لِلَّهِ مِنْهَا
 دنیا میں عبادات کے وسائل مثلاً روٹی کھانا۔-----

وغیرہ مذموم نہیں اسی طرف رسول اللہ نے اپنے قول میں اشارہ فرمایا : دنیا آخرت کی کھیتی ہے
 اور اپنے قول میں دنیا ملعون ہے اور جو اس میں ہے وہ ملعون ہے سوائے اس کے جو اس میں اللہ
 کے لیے ہے۔

۴۔ اس کی شرح میں مرقات و شرح طیبی میں ہے أَنَّ الْمَعْنَى بِالْعَالِمِ وَالْمُتَعَلِّمِ الْعُلَمَاءُ
 بِاللَّهِ الْجَامِعُونَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ، فَيُخْرِجُ مِنْهُ الْجُهْلَاءَ وَالْعَالِمَ الَّذِي لَمْ
 يَعْمَلْ بِعِلْمِهِ، وَمَنْ تَعَلَّمَ عِلْمَ الْفُضُولِ وَمَا لَا يَتَعَلَّقُ بِالدِّينِ

علماء اور متعلم س مراد ایسے اللہ والے علماء ہیں جو علم و عمل کے جامع ہو پس اس سے جاہل لوگوں اور ایسے علماء کو اس فضیلت سے نکال دیا جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے، اور جو لوگ فضول علوم حاصل کرتے ہیں اور جو ایسا علم سیکھتے ہیں جو دین اسلام کے متعلق نہیں۔
 ۵۔ ایک حدیث میں ہے الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا أَمْرًا بَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيًا عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرِ اللَّهِ

دنیا اور جو اس میں ہے وہ لعنتی ہے سوائے نیکی کا حکم دینے والے کے اور برائی سے روکنے والے کے اور اللہ کے ذکر کے۔

(۲۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ" رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اگر دنیا کی اہمیت اللہ کی بارگاہ میں مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اس دنیا میں کافر کو ایک گونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔
 -
 فوائد :-

۱۔ دنیا کی قلت و حقارت کی وجہ سے مچھر کے پر کی مثال دی۔ یعنی اگر ذرا سی بھی اہمیت ہوتی

۲۔ ("شَرْبَةَ مَاءٍ") أَيْ: يَمْنَعُ الْكَافِرَ مِنْهَا أَذْنَى تَمْتُّعٍ، فَإِنَّ الْكَافِرَ عَدُوُّ اللَّهِ، وَالْعَدُوُّ لَا يُعْطَى شَيْئًا مِمَّا لَهُ قَدْرٌ عِنْدَ الْمُعْطَى فَمِنْ حَقَارَتِهَا عِنْدَهُ لَا يُعْطِيهَا لِأَوْلِيَائِهِ، كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ حَدِيثُ: "إِنَّ اللَّهَ يَحْبِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ عَنِ الدُّنْيَا، كَمَا يَحْبِي أَحَدَكُمْ الْمَرِيضَ عَنِ الْمَاءِ"، وَحَدِيثُ: "مَا زُوِيَتِ الدُّنْيَا عَنْ أَحَدٍ إِلَّا

كَانَتْ خَيْرَةً لَهُ "

پانی کا گھونٹ یعنی اللہ تعالیٰ کافر کو دنیا سے تھوڑا سا بھی نفع نہ اٹھانے دیتا کیونکہ کافر اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اور دینے والا دشمن کو کبھی قابل قدر شی نہیں دیتا اور دنیا اتنی حقیر ہے اس لیے یہ دنیا اپنے اولیاء کو نہیں دیتا۔ آج کل کے نام نہاد اولیاء ہونے کا دعویٰ کرنے والوں پر مجھے حیرت ہے وہ تو روپے، پیسے پر مرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر سے مسلمانوں کو بچائے۔

۳۔ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِعُمَرَ: "أَمَا تَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ

رسول اللہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: کیا تم اسی بات پر خوش نہیں کہ ان کفار کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت ہو۔

۴۔ قَالَ تَعَالَى: (وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ) (آل عمران: ۱۹۸) (ترجمہ: اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لیے بہت ہی اچھا ہے) (وَرِزْقِي رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَى) (طہ: ۱۳۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (ترجمہ: اور آپ کے رب کا رزق بہتر اور باقی رہنے والا ہے) (۲۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَتَّخِذُوا الصَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (شُعَبُ الْإِيمَانِ)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: باغات کو اختیار نہ کرو ورنہ تم دنیا میں رغبت کرنے والا بن جاؤ گے۔
فوائد :-

۱۔ وَقَالَ الطَّبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْمَعْنَى لَا تَتَوَخَّعُوا فِي اتِّخَاذِ الصَّيْعَةِ فَتُلْهَوْا بِهَا

قَالَ تَعَالَى: (رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ) (النور:

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا :- جو اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچا لیتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچا لیتا ہے پس تم باقی رہنے والی آخرت کو اس فناء ہونے والی دنیا پر ترجیح دو۔

فوائد :-

۲۔ دنیا اور آخرت ایک دوسرے کی ضدیں ہیں یہ ان دونوں کی محبت ایک دل میں نہیں جمع ہو سکتی۔

۳۔ اسی لیے رسول اللہ نے فرمایا: أَجْوَعُكُمْ فِي الدُّنْيَا أَشْبَعُكُمْ فِي الْعُقْبَى، وَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَّةٌ فِي الْآخِرَى " وَقَالَ تَعَالَى فِي حَقِّ السَّاعَةِ (خَافِضَةً رَافِعَةً) (الواقعة: ۳)

دنیا میں زیادہ بھوکا رہنے والا آخرت میں شکم سیر ہوگا اور اکثر-----
 اور اللہ تعالیٰ نے آخرت کے بارے میں فرمایا: (وہ قیامت کسی کو اونچا کر دینے والی اور کسی کو
 نیچا کر دینے والی ہے)

۴۔ وَرَوَى الْخَطِيبُ فِي الْجَامِعِ، عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا
 "خَيْرُكُمْ مَنْ لَمْ يَتْرُكْ آخِرَتَهُ لِدُنْيَاةٍ وَلَا دُنْيَاةٍ لآخِرَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ كَلًّا عَلَى
 النَّاسِ"

خطیب بغدادی نے جامع میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا تم میں سے بہتر وہ
 ہے جو اپنی دنیا کی وجہ سے آخرت کو ترک نہ کرے اور نہ ہی اپنی آخرت کے لیے جائز دنیا کو بھی
 چھوڑ دے اور لوگوں کے سہارے پر نہ رہ جائے۔

(۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
 قَالَ: "لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدَّرْهِمِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: لعنتی
 ہے دینار کا بندہ اور لعنتی ہے درہم کا بندہ
 فوائد :-

۱۔ یعنی مسلمان کو تو ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرنا چاہیے پر روپے، پیسے کا غلام سب کام
 پیسے ہی کے لیے کرتا ہے۔

(۲۶) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا ذُنْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حَرِصِ الْمَرْءِ
 عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے

جنہیں بکریوں کے ریوڑ میں بھیج دیا جائے وہ اس ریوڑ میں اتنا نقصان نہیں پہنچاتے، جتنی مال و عزت کی لالچ مسلمان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔

فوائد :-

- ۱۔ بھیڑیے تو ہوتے ہیں خو نخوار ہیں اگر بھوکے ہو تو کتنے خو نخوار ہوں گے۔
- ۲۔ کثیر مال کی خواہش اس لیے منع ہے کیونکہ وہ شہوات پوری کرنے کا ذریعہ ہے جو گناہ کرنا چاہے آسانی سے کر لیتا ہے۔
- ۳۔ انسان کا دین بکریوں کی طرح نازک ہے مال و عزت کی حرص بھیڑیوں سے بھی زیادہ اس دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔

(۲۷) وَعَنْ حَبَّابٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: " مَا أَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أُجِرَ فِيهَا، إِلَّا نَفَقَتَهُ فِي هَذَا التُّرَابِ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهٗ

حضرت حباب رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرمؐ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: مومن جو بھی مال خرچ کرتا ہے اسے اس پر ثواب دیا جاتا ہے سوائے اس خرچ کے جو وہ اس مٹی پر کرتا ہے۔

فوائد :-

۱۔ " (فِي هَذَا التُّرَابِ) أَي: الْبِنَاءِ فَوْقَ الْحَاجَةِ وَهَذَا لِلتَّحْقِيرِ، وَقِيلَ: التُّرَابُ كِنَايَةً عَنِ الْبَدَنِ وَمَا يَحْصُلُ لَهُ مِنَ اللَّذَّةِ الزَّائِدَةِ عَلَى قَدْرِ الصَّرُورَةِ الدِّينِيَّةِ وَالْدُّنْيَوِيَّةِ

فی ہذا التراب یعنی عمارت جو ضرورت سے زیادہ ہو اور یہ تحقیر کے لیے فرمایا: اور کہا گیا ہے کہ مٹی بدن انسانی سے کنایہ ہے اور جو لذت زائدہ اسے دنیاوی و دینی ضرورت سے زائد حاصل

ہوتی ہے۔

(۲۸) وَعَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: تمام خرچ اللہ کی راہ کی میں (ہو سکتا) ہے سوائے (ضرورت سے زائد) جو عمارت ہو کیونکہ اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔
فوائد :-

۱۔ یعنی جس بھی چیز میں نیکی کے ارادے سے مال خرچ کیا جائے تو فی سبیل اللہ خرچ ہو گیا اس پر ثواب ملے گا سوائے یہ کہ ضرورت سے زائد عمارت بنا دی جائے کیونکہ اس میں کوئی دین کا فائدہ نہیں عموماً دیکھا گیا کہ لوگ مدرسے بہت بڑے بنا لیتے ہیں مگر پڑھائی اتنی بڑی نہیں کرواتے انھیں سوچنا چاہیے۔

۲۔ بڑی عمارات بنانے میں اسراف ہے اور اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا،
۳۔ بعض لوگ ہر نیکی کا کام ہی جو زیادہ بڑے پیمانے پر کیا جائے اسے اسراف کہہ دیتے ہیں
مرقات میں ہے وَأَمَّا النَّفَقَةُ فَلَا يَتَصَوَّرُ فِيهَا السَّرْفُ لِأَنَّهَا مِنْ بَابِ الْإِطْعَامِ وَالْإِنْعَامِ، وَكُلُّ مِنْهُمَا خَيْرٌ، سَوَاءٌ وَقَعَ الْمُسْتَحِقُّ أَوْ غَيْرُهُ مِنَ الْإِنْعَامِ،

جو نفقہ جس میں اسراف کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا وہ کھانا کھلانا اور انعام کرنا یہ دونوں کام تو سراپا خیر ہیں؛ برابر ہے انعام و کھانا لوگوں میں سے مستحق کو ملے یا غیر مستحق کو۔

(۲۹) وَعَنْ أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُثْبَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: عَهَدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: " إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ حَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ " رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ

حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : رسول اللہ نے مجھے وصیت فرمائی تھی تمام مال میں سے ایک خادم اور ایک اللہ تعالیٰ کے راستے میں سفر کے لیے سواری کافی ہے۔
فوائد :-

۱۔ خادم جس کی تمہیں صرف میں ضرورت ہوتی ہے اور ساری جس پر تم جہاد، حج اور علم دین کے لیے سفر کر لو۔

(۳۰) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْكُنُهُ، وَثَوْبٌ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ، وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا: ابن آدم کا ان خصال کے علاوہ حق (یعنی حاجت) نہیں ہے ایسا گھر جس میں رہ سکے، اتنا کپڑا جس سے شرم گاہ کو چھپا سکے اور روٹی (بغیر سالن کے) اور پانی۔
فوائد :-

۱۔ یعنی اگر یہ حلال طریقے سے کما کر بنالے تو ان کو حساب نہیں ہوگا، اتنا گھر کہ سردی، گرمی سے بچ سکے چاہے ذاتی ہو چاہے کرائے کا، اتنا کپڑا جس سے شرم گاہ چھپ جائے چاہے نیا ہو یا پرانا ہو، سستا ہو یا مہنگا ہو۔ صرف سوکھی روٹی اور پانی۔

(۳۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ قَالَ: "أُزْهِدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللَّهُ، وَأُزْهِدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهٍ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ

(صلی اللہ علیک وسلم) مجھے کسی ایسے عمل کی رہنمائی فرمائیں جب میں اس پر عمل کر لو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں آپؐ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

فوائد :-

۱۔ صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے ایسے عمل بتادیں جو محبت کے باب میں جامع اور نافع ہو۔ آپؐ نے فرمایا دنیا کی محبت چھوڑ دے اس کی زائد طلب سے اعراض کر لوگ تجھ سے محبت کرے گا

(۳۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَامَ عَلَى حَصِيرٍ، فَقَامَ وَقَدْ أَثَرَفَ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ: لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ: "مَا لِي وَلِلدُّنْيَا؟ وَمَا أَنَا وَالِدُنْيَا إِلَّا كَرَائِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا" رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهٍ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ چٹائی پر ہی سو گئے جب اٹھے تو اس نے آپؐ کے جسم پر نشان ڈال دیے تھے۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اگر آپ ہمیں حکم فرماتے ہیں ہم آپ کے لیے بستر بچھا دیتے اور سارے انتظامات کر دیتے آپؐ نے فرمایا: میرا اور دنیا کو تعلق صرف اتنا ہے جسے کوئی سوار کچھ دیر درخت کے سایے میں رکے اور پھر درخت کو چھوڑ کر چلا جائے۔

فوائد :-

۱۔ یعنی میں تو تھوڑی دیر کے لیے اس دنیا میں ہو اس کے بعد مجھے چلے جانے ہے اور آخرت میں

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے ساتھ عرش پر بیٹھانا ہے مقام محمود عطا کرنا ہے، جنت الفردوس دینی ہے میری عظمت کو لوگوں پر ظاہر کرنا ہے۔

(۳۳) وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "أَغْبَطُ أَوْلِيَاءِي عِنْدِي لِمُؤْمِنٍ خَفِيفُ الْحَازِ، ذُو حِطٍّ مِنَ الصَّلَاةِ، أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ، وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ، لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِأَلَا صَابِغٍ، وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا، فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ" ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهِ فَقَالَ: (عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ، قُلْتُ بَوَاكِيه، قُلْتُ ثَرَاثُهُ) رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهٍ،

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں۔ میرے دوستوں میں سے میرے نزدیک افضل وہ ہے جس کے پاس مال قلیل ہو اور نمازیں بہت زیادہ ہو اس کے پاس اپنے رب کی خوب عبادت کرتا ہو، اور اکیلے میں بھی اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو، اور لوگوں میں مشہور نہ ہو، اس کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کیے جائیں، اور کارزق بقدر کفایت ہو، وہ اس پر صبر کریں پھر اپنے ہاتھ سے چٹکی بجائی اور فرمایا پھر اس کی موت جلد آجائے۔ اس پر رونے والیاں کم ہو اس کی میراث بھی تھوڑی ہو۔

فوائد :-

۱۔ بندہ کے پاس قلیل مال ہو نماز میں اسے لذت ملتی ہو اکثر نوافل پڑھتا ہو، لوگوں میں اور لوگوں کے علاوہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا ہو، لوگوں میں تقویٰ اور نیکی کی وجہ سے مشہور نہ ہو کہ لوگ اشارہ کر کے کہتے ہو کہ یہ حضرت بہت متقی ہیں یا بہت بڑے عالم ہیں۔ رزق تھوڑا ہو اس پر صبر کرے یعنی نماز اور صبر سے مدد حاصل کرتا ہو۔ جس یہ حدیث میں مذکور نعمتیں میسر ہو وہ خوش ہو کہ وہ پسندیدہ لوگوں میں سے ہے۔

(۳۴) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَرَضَ عَلَى رَبِّي

لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا، فَقُلْتُ: لَا، يَا رَبِّ! وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ
يَوْمًا، فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ، وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ "
رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ نے فرمایا: میرے رب نے مجھے پیشکش
کی کہ میرے لیے مکہ کے پہاڑ کو سونا بنادے میں نے عرض کی نہیں یا رب، لیکن میں ایک دن
سیر ہو گا اور ایک دن بھوکا رہوں گا جب بھوکا ہو گا تو تیرے سامنے عاجزی کرو گا تیرا ذکر کروں
گا اور جب سیر ہو گا تو تیری حمد اور تیرا شکر ادا کروں گا۔

فوائد :-

- ۱۔ اگر کوئی شخص حلال دنیا کو اختیار کرے گا تو آخرت میں اسے حساب دینا ہو گا۔
- ۲۔ بھوکا رہنے کی بڑی فضلت ہے اس سے شہوت ختم ہوتی ہے۔ دل میں رقت پیدا ہوتی ہے۔
- ۳۔ مومن کامل کی دو صفتیں ہیں ایک صبر دوسری شکر۔

(۳۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَحْصَنِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ أَمِنًا فِي سِرْبِهِ، مُعَافًى فِي جَسَدِهِ،
عِنْدَهُ قُوْتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحِذَائِهَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ
حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت عبید اللہ بن محسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: تم میں سے جو
اس حال میں صبح کرے کہ اس کے دل میں امن ہو اور جسم تندرست ہو اور اس دن کا کھانا اس
کے پاس ہو تو وہ سمجھے گویا کہ اس کے لیے پوری کی پوری دنیا جمع کر دی گئی ہے۔
فوائد :-

- ۱۔ جو مومن ایسی حالت میں صبح کرے کہ اسے دشمن کو خوف نہ ہو، یا گناہوں سے توبہ کرنے

یاگنا ہوں سے بچنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف نہ ہو، جسم تندرست ہو کوئی بیماری نہ ہو ظاہری و باطنی اور ایک دن کا کھانا بھی ہو تو بس اس کے بعد کچھ بھی تکلیف آئے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

(۳۶) وَعَنِ الْبُقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: "مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءَ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أَكْلَاتُ يُقْمِنُ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَتُكَلِّطُ طَعَامًا، وَتُكَلِّطُ شَرَابًا، وَتُكَلِّطُ لِنَفْسِهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهٍ

حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ برابر تن کوئی نہیں بھرتا۔ ابن آدم کے لیے اتنے لقمے ہی کافی ہیں جن سے اس کی کمر سیدھی رہے، اگر اس کے لے کھانا بہت ضروری ہو تو تہائی کھانے کے لیے، تہائی پانی کے لیے اور تہائی سانس کے لیے رہنے دے۔
فوائد:-

۱۔ اتنے لقمے جس سے کمر سیدھی ہو اور وہ عبادت کر سکے اور حلال کما سکے، جسے کوئی مزدور ہے تو اسکے لیے زیادہ کھانا ضروری ہے ورنہ وہ مزدوری نہیں کر سکے گا۔

(۳۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سَبَعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ: "أَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ، فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْوَلُهُمْ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا" رَوَاهُ فِي (شَرْحِ السُّنَنِ) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ نے ایک آدمی کو ڈکار لیتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا، اپنے ڈکاروں میں کمی کرو کیونکہ قیامت کے دن زیادہ عرصہ

وہ بھوکا رہے گا جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتا تھا۔

فوائد :-

۱۔ عموماً جب پیٹ بھرا ہو تو ڈکار آتے ہیں کم کھائیں تو ایسا نہیں ہوگا۔

(۳۸) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: " إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ ہر امت کے لیے فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔

فوائد :-

۱۔ مال زیادہ ہوتا جائے گا دین سے دور ہوتے جائیں گے آج کل جو جتنا دین سے دور ہے اسے کہتے ہیں یہ ماڈرن ہیں۔

(۳۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ: أَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ وَنَرَوْكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ؟ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: سب سے پہلے قیامت میں جس نعمت کا بندے سے پوچھا جائے گا وہ یہ کہ کیا ہم نے تجھے صحت مند جسم نہیں دیا تھا، اور کیا ہم نے تجھے ٹھنڈا پانی سے سیراب نہیں کیا۔

فوائد :-

۱۔ یعنی اگر آدمی کے پاس کچھ بھی نہ ہو نہ مال نہ دولت نہ شہرت نہ عزت تو ان دو نعمتوں کی توقدیر ضرور کرنی چاہیے۔

(۴۰) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: " لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ : عَنْ عُمُرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَفِيْمَا أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ؟ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ابن آدم قیامت میں اپنے قدم نہ اٹھاسکے گا یہاں تک کہ اس سے پانچ باتوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے، اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کہاں خرچ کی، اس کی جوانی کے بارے میں کہ کہاں مال طاق کو خرچ کیا، اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور کتنا عمل کیا اس پر جس کا تجھے علم ہو گیا تھا۔
فوائد :-

۱۔ عمر کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ نیک کاموں میں صرف کی یا گناہوں کے کاموں میں۔

۲۔ جوانی کے زمانے کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اس وقت تو مشکل سے مشکل عبادت کر سکتا تھا۔

۳۔ مال کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ حلال کمایا یا حرام، اور پوچھا جائے گا کہ نیکے کے کاموں میں خرچ کیا یا برائی کے کاموں میں۔

۴۔ علم حاصل کرنا ہر ایک کے لیے لازم ہے جو لوگ اس لیے علم نہیں حاصل کرتے کہ ہم عمل نہیں کریں گے تو زیادہ گناہ ہو گا تو بے وقوف ہیں انھیں علم حاصل نہ کرنے کا گناہ بھی ملے گا اور بغیر علم کے جب غلط کریں گے تو غلط کرنے کا بھی گناہ ملے گا۔

۵۔ علماء جو علم حاصل کرتے ہیں اگر وہ عمل نہ کریں تو انھیں بھی شدید عذاب ہو گا۔ حدیث

میں ہے: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعُهُ اللَّهُ بِعِلْمِهِ (لوگوں میں سخت عذاب قیامت کے دن اس عالم کو ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کے علم سے نفع نہیں دیا)۔

تمت الرسالة والحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

طالب دعا غلام نبی ﷺ

03345400627

اگر کوئی بھائی اسے چھپوانے چاہتا ہو تو رابطہ کرے۔

